سوال

ایک خاوندنے بیوی کو طلاق دینے کی غرض سے دوسرے ماہ کا حمل ضائع کرنے کی کوشش کی اوراس کےلیے دوائی بھی دی لیکن حمل ضائع نہ ہوا، آیا ایسا کرنا حلال ہے یا حرام، اوراس عمل کا کفارہ کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

حمل ضائع کرنا جائزنہیں چاہے حمل میں روح پڑچکی ہویانہ پڑی ہو، لیکن روح پڑنے کے بعد اس کا ضائع کرنے کی حرمت تواور بھی زیادہ شدید ہوجاتی ہے، اوراگر بیوی کو خاوند حمل ضائع کرنے کا حکم بھی دے تو بیوی کےلیے اس کی اطاعت کرنی حلال نہیں

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اسقاط حمل کی کوشش کرنی جائز نہیں، جب تک کہ اس کی موت کا یقین نہ ہوچکا ہو، اورجب حمل کی موت کا یقین ہوچکا ہو توپھر اسقاط حمل جائز ہے

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن ابراہیم (151/11).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

اول :

حمل ضائع کرانا جائزنہیں، اس لیے اگر حمل ہوچکا ہو تو اس کی حفاظت اورخیال رکھنا واجب ہے، اورماں کےلیے اس حمل کو نقصان اورضرر دینا، اوراسے کسی بھی طرح سے تنگ کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اس کے رحم میں یہ امانت رکھی ہے، اوراس حمل کا بھی حق اس لیے اس کے ساتھ ناروا سلوک اختیار کرنا، یا اسے نقصان اورضرر دینا، یا اسے ضائع و تلف کرنا جائزنہیں

اورپھر حمل کے ضائع اوراسقاط کی حرمت پر شرعی دلائل بھی دلالت کرتے ہیں :

اور آپریشن کے بغیر ولادت کوئی ایسا سبب نہیں جو اسقاط حمل کے جواز کا باعث ہو، بلکہ بہت سی عورتوں کے ہاں ولادت تو آپریشن کے ذریعہ ہی ہوتی ہے، تو اسقاط حمل کےلیے یہ عذر نہیں ہوسکتا

دوم :

اگر اس حمل میں روح پھونکی جاچکی ہو، اوراس میں حرکت ہونے کے بعد اسقاط حمل کیا جائے اوربچہ مرجائے تو یہ ایک جان کو قتل کرنا شمار کیا جائیگا، اوراسقاط حمل کرانے والی عورت کے ذمہ کفارہ ہوگا جو کہ یہ ہے :

ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگروہ غلام نہ پائے تو مسلسل دوماہ کے روزے رکھنا اس کی توبہ شمار ہوگی، اوریہ اس وقت ہے جب حمل چار ماہ کا ہوچکا ہو، کیونکہ اس میں اس وقت روح

پھونکی جاچکی ہوتی ہے، اس لیے اگر اس مدت کے بعد اسقاط حمل کرائے تو اس پر کفارہ لازم آئیگا، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، اور یہ معاملہ بہت عظیم ہے اس میں تساہل اور سستی کرنی جائز نہیں

اور اگر بیماری کی بنا پر وہ حمل برداشت نہیں کر سکتی تو وہ حمل سے قبل ہی مانع حمل ادویات کا استعمال کرے، مثلا وہ ایسی گولیاں استعمال کرلے جو کچھ مدت تک حمل کے لیے مانع ہوتی ہیں، تاکہ اس عرصہ کے دوران اس کی صحت اور قوت بحال ہو جائے

دیکھیں: المنتقی (5/301-302) اختصار کے ساتھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا: اپنا حمل گرادو اس کا گناہ میرے ذمہ، تو اگر وہ اس کی بات سن کر اس پر عمل کرلے تو ان دونوں پر کیا کفارہ واجب ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر بیوی ایسا کرلے تو ان دونوں پر کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک مومن غلام آزاد کریں، اور اگر غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھیں، اور ان دونوں کے ذمہ اس کے وارثوں کو ایک غلام یا لونڈی کی دیت دینا ہوگی جس نے اسے قتل نہ کیا ہو، باپ کو نہیں، کیونکہ باپ نے تو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے وہ کسی بھی چیز کا مستحق نہیں اھ

اور ان کی یہ عبارت:

"غرۃ عبد او امۃ"

یہ ایک غلام یا لونڈی کی قیمت کی شکل میں بچے کی دیت ہے، اور اس کا اندازہ ماں کی دیت کے عشر کے مطابق علماء کرام لگائینگے

اسقاط حمل کا حکم کئی ایک جوابات میں بیان ہوچکا ہے جن میں سے چند ایک جواب دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13317) اور (42321) اور (12733) کے جوابات کا مطالعہ کریں

اور رہا اس کا کفارہ تو اس لیے کہ ابھی حمل دوسرے ماہ میں تھا یعنی اس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی تھی، اور یہ حمل ساقط بھی نہیں ہوا تو اس سے کفارہ واجب نہیں ہوا، بلکہ اس حرام فعل کے مرتکب ہونے کی بنا پر اسے اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

40269